مکاتیب والساں

Mr. Michel Valsan
25 Avenue de Verdun
(address postale officicielle)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وصل اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم
۵ شوال ۱۳۸۳

فروری ۶، ۱۹۶۵ء

(راہِ) خدا میں میرے پیارے بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

ڈاکٹر حمید اللہ کے آپ سے روابط قائم ہونے پر مجھے نہایت مسرت ہوئی اور یہ جان کر بھی از حد خوشی ہوئی کہ پاکستان میں بھی رینے گینوں کی تحریروں سے واقفیت رکھنے والے کافی عرصے سے موجود ہیں سب سے زیادہ اس بات پر کہ خود آپ ایتیو دتر ادیسیونیل سے بے خبر نہیں ہیں (البتہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ مجلّہ باقاعدگی سے آپ کو موصول ہوا کرتا ہے یا نہیں)

آپ کے برادرانہ جذبات مجھ تک پہنچے اور میری آپ سے گذارش ہے کہ آپ بھی میری نیک خواہشات قبول فرمائیں اس امید کے ساتھ کہ اسطرح روایتی افکار کے حامل افراد میں ایک مفید یکجہتی پیدا ہوگی ۔ آپ کی جانب سے الکہف والرقیم کا تحفہ پا کر میں بہت متاثر ہوا اگرچہ اس کتاب کی زبان اردو ہے جس سے ہنوز میں واقف نہیں ہوں پھر بھی وہ ایک ایسے موضوع سے تعلق رکھتی ہے جس سے میری دلچسپی بہت پرانی ہے اس عنوان سے عبد الکریم الجیلی کے ایک رسالے سے واقف تھا جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے رموز سے گفتگو کرتا ہے اور جسکا ترجمہ انشاء اللہ میں سورہ فاتحہ کی ظاہری و باطنی تعبیر پر آنے والی کتاب میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پروفیسر حمید اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ شیخ وہاج الدین کی کتاب الجیلی کی مذکورہ کتاب کی ایک شرح بھی ہے مجھے امید ہے کہ میں مستقبل قریب میں اس کتاب سے کچھ دلچسپ باتیں اخذ کرسکوں گا۔ بہرحال میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔

آپ نے مجھ سے رینے گینوں کی زندگی پر ایک مقالے کے متعلق بات کی ہے جس کا ترجمہ آپ اردو زبان میں شائع کرنا چاہتے ہیں مجھے اس کے متعلق سوچنا اور اسکے ضروری عواقب کے متعلق بھی جاننا پڑے گا۔ مغرب یا فرانس میں اسلام کے سوال پر عمومی طور پر میں کچھ نہ لکھ سکوں گا کیونکہ یہ ایک بیحد نازک موضوع ہے اور بہت نا خوشگوار ردِعمل کو دعوت دے سکتا ہے ۔ باقی جہاں تک رینے گینوں کے نقطہ نظر کا تعلق ہے، جو کہ خود ہمارا نقطہ نظر بھی ہے وہ دراصل تصوف کا نقطہ نگاہ ہے اور وہ ایک ایسی شے ہے جو جائز طور پر فقط ایک محدود حلقے کی دلچسپی کی ہے اور یہ حلقہ کبھی نہ چاہے گا کہ اس کے متعلق گفتگو کی جائے۔ مکتبِ روایت کی جو تحریریں شائع ہوتی ہیں، یہاں یا وہاں ان کے متعلق گفتگو ایک بالکل الگ امر ہے جس کا تعلق فکری یا ثقافتی پہلو سے ہے۔

اسی معاملے میں میں آپ کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہوں گا کہ ایک مصری پروفیسر جن کا نام فتحی عبد الخالق ہے، سوربوں میں

''گینوں اور اسلام'' کے موضوع پر تحقیقی کام کا آغاز کرنے والے ہیں۔انہوں نے اپنے حالیہ سفرِ مصر کے بعد مجھے لگ بھگ اسی وقت اپنے کام کے متعلق بتایا جب آپ سے میری بات ہوئی اب دوسروں کے علاوہ میں اس کام میں ان کی رہنمائی بھی کرنا ہوگی البتہ اس کام میں کئی سال مزید درکار ہوں گے۔[۱]

۱۔ اسی وقت جامعہ ازہر کلیہ اصول الدین کے سربراہ ڈاکٹر عبد الحلیم محمود نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ انہیں گینوں کی تحریروں کے اسلامی مصادر کی نشاندہی کردوں۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ کررہے ہیں قاہرہ میں بھی لوگوں کو گینوں سے دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ (ڈاکٹر عبد الحلیم کی گینوں پر تحقیق ان کی کتاب المدرسة الشاذلية الحديثة و إمامها أبو الحسن الشاذلی [(قاہرة:دار النصر للطباعة) کے دوسرے باب (العارف بالله الشيخ عبد الواحد يحيى) میں دیکھی جا سکتی ہے۔مترجم]

۱۲ر رمضان ۱۳۸۵؛۴ر جنوری ۱۹۶۶

Vanves

(راہِ) خدا میں میرے پیارے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

وقت کسی قدر تیزی سے گزر جاتا ہے! یہ خط میں نے شعبان میں لکھنا شروع کیا تھا مگر پہلے تو زیادہ مکمل طور پر آپ کو جواب لکھنے کی خواہش نے اور پھر کام کاج اور روزمرہ زندگی کے امور نے مجھے روکے رکھا۔

آپ کا ۲۷ رجب کا خط مجھے ملا اور مسرت کا باعث بنا اور میں آپ سے کہنا چاہوں گا کہ آپ کے خطوط کی طوالت میرے لیے کسی مشکل کا باعث نہیں بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے کہ یہ میرے لیے زیادہ خوشی کا باعث بنتے ہیں اور آپ کی فراہم کردہ معلومات بہت دلچسپ اور اہم ہیں اپنے ہاں کیا سلامی اور صوفیانہ امور کے متعلق اور اسی طرح اپنے ممالک کے شیوخ اور ان کی کتب کے متعلق آپ جو کچھ احاطہ تحریر میں لایا کرتے ہیں وہ بے حد قیمتی ہے کیونکہ یہاں ان معلومات تک رسائی ناممکن ہے۔

یہ جاننا میرے لیے باعثِ اطمئنان ہے کہ آپ کو ۱۹۶۱ء اور اسکے بعد ایتیو دتر ادیسیونیل کے تمام شمارے موصول ہو چکے ہیں نومبر۔دسمبر کا شمارہ تاخیر سے تقریبا سال کے آخر میں نکلا ہے البتہ Androgyne پر میرا مقالہ جنوری۔فروری کے شمارے میں ہی چھپ سکے گا اور اس میں اوم۔آمین[۲] کے تلازم پر بات کی جائے گی۔

میرے مقالات کو اردو میں منتقل کرنے کا آپ کا منصوبہ میرے لیے باعثِ عزت ہے اس سلسلے میں آپ کے سامنے جو صورت بھی ہو مجھے منظور ہے میں ان تمام احادیث کا عربی متن اس خط کے ساتھ منسلک کر رہا ہوں جن کا حوالہ میرے مقالات میں موجود ہے میں چاہتا ہوں کہ ترجمے کا کام کچھ آسان ہوجائے کیونکہ کئی مرتبہ ہمیں بلا فائدہ بہت وقت ضائع کرنا پڑتا ہے کئی مرتبہ اعراب خود میں نے لگائے ہیں مبادا کہیں کوئی بات مبہم رہ جائے (البتہ میرا خیال ہے کہیں میں نے مبالغے سے کام لیا ہے جس کے لیے معذرت خواہ ہوں) اب فقط ابن عربی اور کاشانی کے اقتباسات کا عربی متن آپ کو فراہم کرنا باقی رہ گیا ہے کیونکہ شاید آپ کے لیے ان تک رسائی ممکن نہ ہو۔

گینوں کے متعلق میرا ایک اور مضمون ایتیو د کے نومبر۔دسمبر ۱۹۵۱ کے شمارے میں ہے اس کی ایک فوٹو کاپی میں نے آپ کے لیے بنوا کر کتابوں کے اس پیکٹ میں شامل کی تھی جو تقریبا ایک ماہ قبل بھیجا گیا:

Etienne Gilson: La Philosophie au Moyen-Age

G. Quadri, La Philosophie arabe dans l'europe medieval;

Arnold: Esoterisme de Shakespeare

ان کتابوں میں سے آخری کتاب بہت سی اہم معلومات پر مشتمل ہے البتہ مصنف باطنی نوعیت کے مسائل پر زیادہ جامع علم نہیں رکھتا اگر آپ اس طرز کی اور کتابوں اور انکے مصنفین کی نشاندہی فرمائیں تو آپ کو فراہم کرنے میں خوشی محسوس کروں گا

رچرڈ آف سینٹ وکٹر کا ترجمہ کئی شماروں میں جاری رہے گا ترجمہ ایک مسلم خاتون کر رہی ہیں اس مصنف اور دوسروں کے متعلق جن

کتابوں کی آپ نشاندہی کریں گے میں انہیں بتدریج تلاش کرتا رہوں گا۔

جن کتابوں کے بھیجنے کا وعدہ آپ نے کیا تھا ان پر مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا یاد نہ رہا۔نہیں میں (شاہ ولی اللہ) دہلوی کی کتابوں کے متعلق کچھ نہیں جانتا، مجھے نہ تو حجۃ اللہ اور نہ ہی المسوی کے متعلق کچھ معلوم ہے۔

طریقہ اکبریہ کے متعلق ہم نے ڈاکٹر حمید اللہ سے مل کر کچھ تحقیق کی لیکن وہ کچھ زیادہ بار آور ثابت نہ ہوئی اس بارے میں آپ کو انشا اللہ آئندہ بار بتاؤں گا۔

میرے عزیز ترین بھائی، میری جانب سے اپنی اور اپنے احباب کی صحت اور اپنے کاموں میں کامیابی کی تمنائیں قبول فرمائیں۔

رمضان مبارک

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مصطفیٰ عبد العزیز

۲۔ والسان کے اس مضمون کا ترجمہ مقالات محمد حسن عسکری، ج ۲ میں موجود ہے۔

۳ مارچ ۱۹۶۶ء

(راہِ) خدامیں میرے برادرِ عزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا عید الفطر کی مبارکباد کا خط مجھے بر وقت مل گیا جس کے لیے میں آپ کا شکرگزار ہوں اور آپ کے لیے بھی ایسے ہی جذبات رکھتا ہوں جن کا آپ نے اس میں اظہار کیا ہے۔ پھر مجھے آپ کا ۱۰ شوال کا تحریر کردہ طویل اور بھرپور خط ملا اور اس کے تقریبا بارہ دن بعد ۲۰ شوال کا وہ خط بھی موصول ہوا جس میں آپ نے مسیو پالس[۳] کے کو میری جانب سے دیے گئے جوابات کے متعلق اچھے اور حوصلہ افزا خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس حوالے سے ایک نیا سلسلہ شروع ہوجائیگا کیونکہ ایک مرتبہ ارادہ ترک کرنے کے باوجود اب مسیو پالس ایک جواب الجواب کے لیے خود کو تیار کررہے ہیں کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں وہ ایتیو د تراد یسیونیل کے قارئین کے ایک خاص گروہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

قل رب أحكم بالحق و ربنا الرحمن المستعان على ما تصفون

> اے پروردگار حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور ہمارا پروردگار جو بڑا مہربان ہے اسی سے ان باتوں میں جو تم بیان کرتے ہو مدد مانگی جاتی ہے[۴]

''نرمادگی'' پر میرے مقالے کو ایک کتابچے کی صورت میں شائع کرنے کی آپ کی تجویز سے مجھے اتفاق ہے اور آپ نے اسے جس توجہ کے لائق سمجھا اس پر میں شکرگزار ہوں۔ اس موضوع پر کچھ نکات:

۱۔ اپنے عوام کو اس موضوع کا جواز فراہم کرنے کے لیے آپ کو اس مقالے کے آغاز میں کچھ تعارفی کلمات شامل کرنا ہوں گے کیونکہ یہ مقالہ مرئی طور پر ایک بہت مخصوص اور واقعاتی حیثیت رکھتا ہے اور کسی ایسے شخص کو سمجھ نہ آئیگا جو اس کے لیے ذہنی طور پر تیار نہ ہو۔

۲۔ انہی وجوہات کی بنا پر آپ کو اس کے لیے کوئی اور عنوان تلاش کرنا ہوگا (مثلاً: تلازمِ علامات اور روایتی مناسبتیں)

۳۔ جہاں تک ای ٹی میں میرے ۱۹۶۱ کے مقالے کے متن کے اس حصے کا تعلق ہے جو صفحہ ۱۰۰ پر ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے:''یہ بات علامات کے حوالے سے ہے۔۔۔الخ'' میری آپ سے گزارش ہوگی کہ آپ اس اسلوب کی پیروی کریں جو Symboles Fondamentaux[۵] کے تیسرے ضمیمہ میں اس مقالہ کا ہے کیونکہ میرے خیال میں (دونوں مقامات پر) کچھ باریک تفاصیل میں فرق ہے۔ بہرکیف میں اس بات کو ترجیح دوں گا کہ وہ شکل منسوخ ہوجائے جس سے ای ٹی کے صفحہ نمبر ۱۰۶ کا آغاز ہوتا ہے اور جس میں ایک پیرا پیش کیا گیا ہے جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے:''مگر یہاں حالیہ استمراری 'دائم' پڑھا جائے'' اور چودھویں سطر میں ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے:''عددی قیمت کے متعلق بھی نہیں'' اس کی وجہ درج ذیل ہے: ہمزہ کو یاء شمار کیا جاسکتا ہے اور یاء =۱۰ قطع نظر اسکے کہ اس لفظ کو ''دائم'' لکھا جائے یا ''دایم'' موخر الذکر صورت میں عدد چار ہوں گے۔ ابھی تک کسی نے اس بات پر انگلی نہیں اٹھائی مگر میں کسی کو بے مقصد تنقید کا موقع نہیں دینا چاہتا ویسے بھی اس منسوخی سے میرے بیان پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

۴۔ ''اوم'' اور'' آتمان'' کے متعلق اختتامی حصہ ایتیو دتر دیسیونیل کے مارچ۔اپریل کے شمارے میں شائع ہونا چاہیے۔

۵۔ ظاہر ہے کہ آپ متن میں نومبر۔دسمبر۱۹۶۴ (صفحات ۲۷۶۔۲۷۷) کے شمارے میں دیے گئے''اضافی نوٹ'' اور''تصحیحات'' بھی شامل کرنا چاہیں گے۔

۶۔ مجھے کچھ نئے اضافے بھی کرنا ہوں گے جو لگتا ہے کہ مقالہ ختم ہونے تک شائع نہیں ہوں گے لہذا آپ کی خدمت میں ابھی پیش کیے دیتا ہوں:

الف: شمارہ مئی۔جون ۱۹۶۴، صفحہ ۱۳۶ پر گذشتہ صفحے سے جاری نوٹ کے آخر میں نقطہ اختتام کی جگہ نیم وقفہ دے کر عبارت یوں آگے بڑھائی جائے: ''دیکھیئے حدیث: اللہ تعالیٰ نے مجھے بالکل اسی طرح اپنا خلیل بنا لیا ہے جس طرح اس نے ابراہیم خلیل کو بنایا تھا۔

ب: صفحہ ۱۳۸ نوٹ ل کے آخر میں درجِ ذیل عبارت کا اضافہ کیا جائے: ''اس لفظی تعلق کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ ویدوں میں سراسوتی ایک آسمانی دریا کا نام ہے اویستا میں جسے ہرائیوا کہا جاتا ہے۔ ہند میں اسی نام کی ایک اور شکل ''سارایو'' بھی ہے جو حضرتِ ابراہیم خلیل کی زوجہ کے نام کے ابتدائی حروف سے کافی مشابہت رکھتا ہے(بائیبل، کتابِ تکوین ۱۷، جوڑے کا نام''ابرام۔ سارائے''۔ خدا (الوہیم) کی جانب سے''ابراہیم۔سارا'' سے بدل دیا جاتا ہے) اور اس طرح لفظ کا آخری''یوذ''[6] جس کا عدد ۱۰ ہے دو عدد''ہے''[7] سے بدل جاتا ہے لیکن دونوں ناموں کی مجموعی عددی قیمت ایک ہی رہتی ہے (۲x۵=۱۰)

میری جانب سے آپ کو اجازت ہے کہ اگر آپ میرے متن کی تائید کے لیے بالآخر کچھ اقتباسات کا اضافہ کرنا چاہیں تو آپ ایسا کرسکتے ہیں البتہ ان اضافوں کو آپ اسطرح قوسین کے درمیان دیں گے: (''..........''مترجم)

Unit کی اصطلاح کا ترجمہ عموماً ''احدیت'' کیا جاتا ہے اور Unicite کا ترجمہ''واحدیت''واحدیت کی اصطلاح بنیادی طور پر احدیت کے ترکیبی پہلو پر زور دینے کے لیے استعمال کی جاتی ہے لیکن جیسا کہ خود آپ کا کہنا ہے ہم سیاق کے مطابق اس کا ترجمہ کرنے کے لیے مختلف اور زیادہ مناسب الفاظ استعمال کرسکتے ہیں۔

Identite Supreme اپنے باطنی[8] اور مابعدالطبیعیاتی معنی میں'' توحید'' کا مکمل مترادف ہے یہ بات میں نے ابنِ عربی کی کتاب الفناء فی المشاھدۃ کے تعارف میں بھی ذکر کی تھی جو آپ کو جنوری۔فروری ۱۹۶۱ کے صفحہ ۲۸ پر مل جائے گا۔وہاں صفحات ۲۹۔۳۰ پر آپ کو وہ بات بھی ملے گی جو ابن عربی نے''اتحاد'' کے بارے میں کہی ہے جو (یعنی اتحاد) بطور ایک تکنیکی اصطلاح کے تو مشتبہ ٹھہرتی ہے مگر اپنی لغوی اصل (etymologie) اور ساخت (morpologie) کے اعتبار سے توحید کا مفہوم ادا کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے ہاں یہ خیال رہے کہ ایسا ایک بہت خاص سیاق میں ہی ممکن ہے۔

جہاں تک "androgyne" کا تعلق ہے تو بہتر یہ ہوگا کہ اس اصطلاح کو اسکی یونانی شکل''اندرجین'' میں لکھ دیا جائے اور قوسین میں اس کی وضاحت یوں کردی جائے (ایک ایسی ہستی جو اپنی ذات میں مکمل توازن کے ساتھ مردانگی اور نسوانیت کے دونوں پہلوؤں کو سموئے ہو) جیسا کہ آدم اس وقت تھے جب ابھی حوا کو ان (کی پسلی) سے جدا نہ کیا گیا تھا۔

یہاں میں آپ کے سامنے ''فروزاں ستارے پر پھیلی نوتخلیق شدہ انسان'' کی شکل پیش کرنا چاہتا ہوں جس کے متعلق میں نے شمارہ مارچ۔اپریل ۱۹۶۱ کے صفحہ ۱۰۱ (Symboles Fundamentaux ضمیمہ نمبر ۳، صفحہ ۴۶۳) پر گفتگو کی ہے۔سب سے پہلے وہ شکل جسے بلا کم و کاست ''فیثا غورثی مخمس'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے: اسے فقط ایک خط کی مدد سے مکمل کرنے کے بعد بازو اور ٹانگیں پھیلائے ہوئے ایک انسان کی شبیہ اس پر چسپاں کردی جائے ''نوتخلیق شدہ انسان'' کی ہرمیسی 9 علامت یہی ہے (جو گینوں کے ہاں ''اگریپا کی مخمس'' کہلاتی ہے)

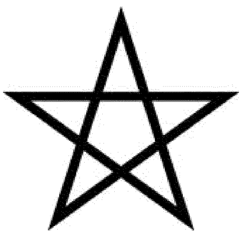

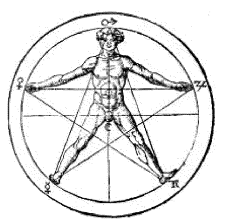

گینوں کے ہاں آپ کو فروزاں ستارے اور نوتخلیق شدہ انسان کے متعلق بھی اسی طرح اشارے ملیں گے جس طرح انکی کتاب La Grande Triade,ch. XV ;ch. XVI) میں ''اندروجین'' کے متعلق جسے ابھی تک ''رے بِس'' rebis (لاطینی: res bina یعنی دہری اشیاء) کہا جاتا رہا ہے۔

مگر وہ باتیں جو میرے متن میں اتفاقاً آگئی ہیں جن میں فروزاں ستارے کا ذکر ہے اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کے قارئین کے واسطے وہ مشکل ہوں گی تو آپ انہیں الگ سے حاشیے میں قوسین کے اندر دے سکتے ہیں۔

وہ تین ''الٰہی پہلو'' جو دراصل معانی معقولہ ہیں ان کا ترجمہ جسمانی مفاہیم سے بچنے کے لیے ''معانی الٰھیۃ'' سے کیا جائے گا۔

"Aspects theophaniques de l'Homme Universel" (انسانِ کامل کے تجلیاتی پہلو) کے لیے میں ''وجوہ التجلیات الإلهية فی صورة الإنسان الكامل'' کے الفاظ استعمال کروں گا۔

"Forme totalisante et occultante du mim" (''میم'' کی جامع اور حجابی صورت) کے لیے میں ''الصورة الجامعة والإحتجابية التی هی للميم'' تجویز کروں گا۔

"s'enrouler" کا ترجمہ کرنے کے لیے ہم عربی زبان کا فعل ''انطوی'' یا ''تطوّی'' استعمال کر سکتے ہیں

یہاں میں اس خط کو ختم کرتا ہوں جسے میں نے آپ کو کچھ نہ کچھ جواب دینے کے لیے لکھنا شروع کیا تھا مگر (کام اسقدر زیادہ تھے کہ) کئی ہفتوں سے چھوڑ رکھا تھا مزید سوالات کے لیے میں انشاء اللہ جلد یہ سلسلہ دوبارہ شروع کروں گا۔

(راہِ) خدا میں میرے پیارے بھائی، براہِ کرم میری جانب سے اپنے لیے اور اپنے علمی کاموں کے لیے نیک خواہشات قبول فرمایئے۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مصطفیٰ M Valsan

پس نوشت: اس حوالے سے میں درجِ ذیل اقتباس دینا چاہوں گا:

القاشانی: تفسیر، سورت حٰم غافر

حٰم: الحق المحتجب بمحمد فهو حق بالحقيقة محمد بالخليقة أحبه فطهر بصورته فكان ظهوره به

حٰم: حق نے ''محمد'' کا حجاب اختیار کرلیا پس حقیقت میں تو وہ حق ہے مگر تخلیق کے اعتبار سے محمد۔ اس (حق) نے اسے (محمد) کو چاہا تو اُس کی صورت میں ظہور پذیر ہوا پس اسی کے ساتھ اس کا ظہور ہوا

۳۔ Marco Pallis (اصل خط کے حاشیے پر ہاتھ سے لکھی وضاحت)

۴۔ سورۃ الأنبیاء:۱۱۲

۵۔ رینے گینوں کی کتاب Symboles Fondamentaux de la Science Sacree جو دراصل ایتیو دتر ادیسیونیل میں شائع ہونے والے ان کے مضامین کا مجموعہ تھا جسے والساں نے کتابی صورت میں مدون کر کے ۱۹۶۲ میں زیورِ طبع سے آراستہ کیا تھا (مترجم)

۶۔ عبرانی زبان کا حرف'' '' جو عربی زبان کے حرف ''یاء'' کا مترادف ہے (مترجم)

۷۔ عبرانی زبان کا حرف'' '' جو عربی زبان کے حرف ''ھاء'' کا مترادف ہے (مترجم)

۸۔ یہاں لفظ initiatique ہے جس کا اردو مترادف ملنا مشکل معلوم ہوتا ہے (مترجم)

۹۔ Hermitique

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیرس، ۱۰ ستمبر ۱۹۶۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

آنے والے دنوں میں میری توجہ کے منتظر پیچیدہ کام کا عرصہ شروع ہونے سے قبل ایک مختصر پیغام

سب سے پہلے مجھے آپ کو بتادینا چاہیے کہ مجھے اپنے پہلے مقالے کا ترجمہ ستمبر میں شائع ہونے کی امید نہیں کیونکہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس مقالے کی تکمیل ایک اور مضمون کے ساتھ کرنے کے خیال سے ستمبر تک مجھے اس ''سلسلے'' کے خاتمہ تک انتظار کرنا مناسب معلوم ہوا جس کا میں نے آپ سے پہلے ذکر کیا تھا۔ جولائی۔ اگست کا دہرا شمارہ اصل میں ستمبر۔اکتوبر کا ہے اور اکتوبر کے اخیر تک ہی شائع ہو سکے گا اور تب تک مجھے کچھ جملوں کو بہتر بنانے کا موقع بھی مل جائے گا۔

جہاں تک سوال ہے "Penitence" کا تو آپ کو جاننا چاہیے کہ یہ منظّم مسیحیت کی ایک مقدس رسم سے مطابقت رکھتی ہے جو دیگر مقدس رسوم کی مانند ایک مذہبی حیثیت رکھتی ہے جن کی تعداد سات یا آٹھ ہے: بپتسمہ، توثیق [10] عشائے ربانی، توبہ، شعار متبرک روغن، [11] (جب کسی کی موت کا ڈر ہو) عطائے رتبہ کا فرمان (جس کی رو سے کلیسیائی اختیار استعمال کیا جا سکے) اور شادی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے توبہ کسی دوسرے بپتسمے کی حیثیت کی حامل نہیں ہوسکتی البتہ دوسرے درجے میں مقدس رسم ہوسکتی ہے۔ میں اس بات کی نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ یہ اسلامی تصورِ توبہ سے مطابقت رکھتی ہے جو نہ صرف ایک مخصوص روحانی بلکہ عام دینی تصور بھی ہے مرنے کے بعد جنت کا انعام اسی کا ایک طبعی نتیجہ ہے کیونکہ ''تاب یتوب'' کا ایک معنی ''لوٹنا'' بھی ہے اور اس تصور کا اطلاق بندے اور رب (التواب) دونوں پر ہوتا ہے

مولانا اشرف علی (تھانوی) کی کتب کا وصول ہونا بہت خوشی اور دلچسپی کا باعث ہوا۔ جو کچھ آپ نے اگست کے اخیر میں بھیجا تھا وہ تو ابھی مجھ تک نہیں پہنچا۔ ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مجھے زیر بارگی کا احساس ہو رہا ہے کیونکہ آپ نے تو مجھے خزانوں سے لاد دیا ہے

اردو کتاب ''سرچشمہ رحمت'' کے حوالے سے عرض ہے کہ میں اسے انشا اللہ بہت جلد حمید اللہ صاحب کی خدمت میں پیش کردوں گا

دوسری جانب مجھے آپ کے تجویز کردہ ترجمہ کے طریقِ کار سے بالکل اتفاق ہے: آپ عربی اصطلاحات کی نشاندہی کریں گے اور میں قوسین میں ان کو جوں کا توں نقل اور ان کا یہاں ترجمہ کروں گا

چونکہ آپ شیخ احمد سرہندی (مجددِ الفِ ثانی) کے مکتوبات کی اہمیت سے واقف ہیں اور فارسی میں ہونے کے باعث ہم یہاں نہ تو ان کا مطالعہ کرسکتے ہیں اور نہ ہی ترجمہ۔ کیا آپ کے ہاں کوئی ایسا شخص نہیں جو ان میں سے کچھ کا ترجمہ کرسکے؟

میں یہ جان کر بہت خوش ہوا کہ آپ رینے گینوں کی تحریروں کے مطالعے کا حلقہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں یقیناً یہ ایک نہایت اہمیت کا حامل کام ہے جہاں تک اردو میں گینوں کی تحریروں کے ترجمے کی اجازت حاصل کرنے کا تعلق ہے تو اس کا عمومی طریقِ کار تو یہی ہے کہ مدونین سے بذریعہ خط بات کی جائے ''La Crise du Monde Moderne'' کے لیے ڈاکٹر اجمل کو Editions Gallimard, 5 rue Sebastien Bottin, Paris 7e سے بات کرنا ہوگی

نفسیات میں ایم اے کا پروگرام شروع کرنے اور اس موضوع پر روایتی تعلیمات کے حوالے سے اس خط کے ضمیمے کے طور پر آپ کو تدریسی منصوبے کا خاکہ اور ایک فہرستِ کتب[۱۲] ملے گی یہ موضوع خود میری دلچسپی کا بھی ہے کیونکہ اپنے رسالے میں اس حوالے مجھے کچھ متون شائع کرنا ہیں جبکہ برکہارت[۱۳] کا مقالہ انگریزی ترجمے کی صورت میں Tomorrow میں پہلے ہی (گرما۔خزاں ۱۹۶۴ اور سرما ۱۹۶۵) شائع ہو چکا ہے

میں آپ سے یہ ذکر کرنا بھولنا نہ چاہوں گا کہ میرا مقالہ L'Androgyne ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا اور اس پر میں نے ''جاری ہے'' لکھ دیا ہے کیوں کہ ابھی میرے پاس کہنے کو کچھ باتیں باقی ہیں

اپنے بہترین جذبات اور درس و تدریس میں آپ کی (بخیر) واپسی کی نیک خواہشات کے ساتھ

آپکی اور آپکے کے اصحاب کی مکمل سلامتی، عظیم کامیابی اور ربِ علیم وکریم وحکیم وحلیم کی رضا کی دعا کے ساتھ[۱۳]

پس نوشت: یہ خط بھیجنے میں کچھ تاخیر ہوئی تو اس دوران مجھے آپ کا دوسرا تحفہ ملنے کی خوشی بھی نصیب ہوگئی۔ بہت شکریہ اردو اور فارسی کی تمام کتابیں میں پہلے ہی پروفیسر حمید اللہ کے سپرد کر چکا ہوں اور اس نئے تحفے کو بھی انہی کے سپرد کروں گا وہ اپنی جانب سے میری دلچسپی کی چیزیں مجھے بتلا دیں گے اور خود بھی فائدہ اٹھا سکیں گے

۱۰۔ رومی یونانی اور انگلستانی کلیساؤں کی ایک رسم جس میں اسقف (بشپ) پتسمہ دیئے ہوئے افراد کے سر پر ہاتھ رکھ کر ان کے عیسائی ہونے کی توثیق کرتا ہے اور اس طرح انہیں عیسائی مراعات کا حقدار بناتا ہے (بحوالہ: قومی انگریزی۔اردو لغت)

۱۱۔ ایک رسم جس میں متبرک روغن سے قریب المرگ مریض کی مالش کی جاتی ہے (حوالہ سابق)

۱۲۔ یہاں شاید ٹائپسٹ کی غلطی سے bibliographie کے بجائے biographie لکھا ہے (مترجم)

۱۳۔ ٹیٹس برکہارت (ابراہیم عزالدین) سویٹزرلینڈ سے تعلق رکھنے والے مصنف جنہوں نے میں وفات پائی تصوف اور روایتی تہذیبوں میں آرٹ ان کی دلچسپی کے بنیادی موضوعات تھے اہم تالیفات میں Sacred Art: East and West; Art of Islam; Fez: The City of Islam; Introduction to Sufism شامل ہیں نفسیات پر ان کا مضمون Cosmology and Modern Science جس کی طرف غالباً یہاں اشارہ ہے ان کی کتاب Mirrors of Intellect میں دیکھا جاسکتا ہے (مترجم)

۱۳۔ والسلام التام لکم و لأصحابکم والفوز العظیم ورضاء ربنا العلیم الکریم والحکیم الحلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیرس ۱۷رجنوری ۱۹۶۷

(راہِ) خدا میں میرے پیارے بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا ۱۰ر اکتوبر کا خط کچھ عرصہ پہلے موصول ہوا مگر جواب دینے کی فرصت مجھے اب نصیب ہوئی ہے۔اسی طرح عید الفطر کی مبارکباد کا ٹیلی گرام بھی میں کچھ دن پہلے ہی ارسال کر سکا ہوں۔

میری طبیعت تو بحمداللہ اچھی ہے مگر ایک طرف تو میرے ذاتی و خاندانی امور نے مجھے گذشتہ مہینوں مشغول رکھا اور تدوین کے کام اس قدر موخر ہوتے گئے جتنے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے اس صورتِ حال سے میں ابھی تک نکل نہیں سکا اور میرے بہت سے کام اسی طرح لٹک جاتے ہیں اور آپ میرے سکوت سے متاثر ہونے والے اکیلے آدمی نہیں۔

مجھے امید ہے کہ میں نے امام غزالی کی جو کتاب آپ کو نومبر میں ارسال کی تھی وہ آپ کو مل چکی ہوگی مجھے اس کی وصولی کی رسید ابھی تک نہیں موصول ہوئی اسی طرح ابھی تک مجھے مارٹن لنگز کی شیکسپئر پر کتاب پر آپ کا تبصرہ بھی موصول نہیں ہوا۔شاید آپ کی اپنی مصروفیات ہوں گی۔

اس مرتبہ میں مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب البصائر فی الدوائر کے آپ کے ترجمے کے متعلق کوئی بات نہیں کروں گا جس کے بھیجنے پر میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔

مجھے مسیحی بیعت کے متعلق اپنے مقالے کا آپ کا تیار کردہ ترجمہ مل گیا ہے اور اس پر بھی میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہوں گا آپ کو ایک بہت مشکل کام بہت جلد مکمل کرنا پڑا میں دیکھتا ہوں کہ آپ نے متعدد غلطیوں کی اصلاح بھی کر دی ہے مگر بدقسمتی سے یہ (اصل) مقالہ شائع ہونے کے بعد مجھے ملی ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ یہاں کے قارئین کو مدِنظر رکھتے ہوئے کچھ مزید اصلاحات بھی کرنا ہوں گی میں نہیں جانتا کہ آپ کے مضمون پر یہاں کیا ردِعمل دیکھنے کو ملے گا۔

پالس کے لیے میرا جواب ابھی تک شائع نہیں ہوا کیونکہ اس حوالے سے بات ابھی تک ایک بہت ہی نازک اندازے پر مبنی ہے اور ابھی میں اس کے بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا البتہ اس حوالے سے ایک بات کہنا چاہوں گا: میرے مقالے کا جو تعارف آپ نے تیار کیا ہے اس میں آپ نے مجھے گینوں کا ''خلیفہ'' قرار دیا ہے۔ گینوں نے کسی کو خلافت نہیں دی البتہ ان کے کئی متبعین ضرور تھے اور میری حیثیت فقط ایسی ہی ہے جیسا کہ میں نے پہلے آپ سے ذکر کیا تھا۔ مجھے گمان ہے کہ یہ میرے لیے کسی نئی پریشانی کا باعث نہ ہوگا کیونکہ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کے میں لکھنے والوں میں سے شیخ کے افکار سے سب سے زیادہ وفادار ہوں (یہی وجہ ہے کہ جب وہ حیات تھے تو انہوں نے اپنی کتابوں کی تدوین کے لیے ہمیشہ مجھے ترجیح دی اور انکا خیال تھا کہ ان کی وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہو) مگر شاید انہیں (یعنی گینوں کے افکار کو) اپنے اطمینان کی حد تک ترقی دینے اوراس میں اہمیت کے حامل کچھ نکات کی مناسب تکمیل کی نیت اور اسی طرح کی مختلف وجوہات کی بنا پر کچھ لوگ ایسے رہے ہیں جن کے خیال سے میں

گینوں کا وارث وغیرہ ہوں مجھے جب بھی موقع ملا میں نے اس تاثر کو زائل کرنے کی کوشش کی۔ دوسری باتوں کے علاوہ یہ بات بھی حاسدین اور گینوں کے مخالفین کو میرے خلاف یہ جھوٹی مہم چلانے کے ایک بہانے کے طور پر ہاتھ آ گئی کہ میں خود اس تاثر کی تصدیق کرتا ہوں اور یہ کہ میں (گینوں) کی تحریروں کی تدوین (واشاعت) کے معاملات پر قابض ہوگیا تھا ان لوگوں کا خیال ہے کہ اسطرح وہ مجھے میری اس کارکردگی سے محروم کردیں گے جو ان کے لیے پریشان کن ہے گویا کہ اس میدان میں ہم مختار ناموں کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے! بہرحال آپ سے میری گزارش یہی ہے کہ تعارف میں یہ بات واضح طور پر بیان کردیں کہ میں نے کبھی گینوں کا خلیفہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور یہ کہ میں فقط ان اہلِ مغرب سے ہوں جو گینوں کی تعلیمات اور ان کی مثال پر عمل پیرا ہیں (بحوالہ: مکتوب مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۶) اگر آپ چاہیں تو اپنے تجویز کردہ لقب ''گینوں کے خلیفہ'' کی وضاحت کرنا چاہیں تو یوں بات آگے بڑھا سکتے ہیں: یہ علمی سرگرمیوں کی بنا پر دیا جانیوالا ایک توصیفی لقب تھا'' اور یہ کہ یہ صرف آپ کا ہی خیال نہیں۔ یہ آپ کا مجھ پر ایک ایسا احسان ہوگا جس کی ہمیشہ میں قدر کروں گا۔

اسلامی مجلّہ نکالنے کا میرا منصوبہ بھی میری دوسری مصروفیات اور مجلّے (ایتیود) کے کاموں کی بنا پر تاخیر کا شکار ہوگیا ہے (کیونکہ غیر متوقع طور پر زیادہ تحریریں آ گئی ہیں) یہ کام اگر اللہ نے چاہا تو بعد میں کروں گا۔

حجة الله البالغة بھیجنے پر بہت شکریہ اس کتاب کے متعلق میں آپ سے بعد میں بات کروں گا۔

جہاں تک چاؤسر کا تعلق ہے جس کے متعلق مجھ بالکل کچھ نہیں جانتا تھا آپ نے جو کچھ بتایا ہے وہ بہت دلچسپ ہے اور اگر ہمیں ان سب باتوں کے پیچھے کوئی باطنی بنیاد مل جائے تو چنداں باعثِ تعجب نہ ہوگا۔ کیا ایتیود ترادیسیونیل میں میرے لیے اس کے متعلق آپ ایک مختصر مضمون تیار کرسکتے ہیں؟ میں اپنے تمام وسائل (کتابیاتی وغیرہ) کی حد تک آپ کی مدد کروں گا۔

گناہ کے بعد بپتسمہ جو کہ Penitence کا پہلا عمل ہوتا ہے اس کے متعلق سوال پر میں فقط اتنا کہہ سکتا ہوں کہ دینی نقطہ نظر سے بپتسمہ کا عمومی کردار فقط اس بنیادی گناہ کو مٹانا ہے جو آدم سے سرزد ہوا مگر کیا چاؤسر کے ہاں ایسا ہی ہے؟ وہ اسے Penitence کا نام کیوں دیتا ہے؟ کیا یہ لفظ اپنے زیادہ عمومی مطلب خدا کی طرف ''لوٹنے'' یا اس سے'' مل جانے'' کے معنوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے؟ بادی النظر میں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خدا کی جانب رجوع کے تمام ظاہری و باطنی راستوں کو اس نے یہ نام دیا ہواور چیزوں کے علاوہ جس ترکیب کا اقتباس آپ نے دیا ہے اس سے بھی اس امر کی توثیق کی جاسکتی ہے:'' Penitence کا حتمی انعام خدا کی کامل معرفت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے Penitence اس طرح'' یکجائی'' کے مترادف بن جاتی ہے نہ کہ فقط ''توبہ کا ایک مذہبی شعار'' اور نہ ہی اس کے عام دینی اثرات۔ میرا خیال ہے کہ اس نکتے پر ہمارا اتفاق ہوسکتا ہے۔ اب یہ تلاش کرنا آپ کا کام ہے کہ اسکے ہاں Penitence کے تصور کا عقائدی (آپ ''ثقافتی'' بھی کہہ سکتے ہیں) سیاق کیا ہے۔

اس عجلت کے عالم میں بس اتنا ہی، آئندہ بہتری کی امید کے ساتھ اور آپ کی جانب سے مزید اطلاعات کے انتظار میں۔

میشیل والساں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱ جنوری ۱۹۶۷

(راہِ) خدا میں میرے پیارے بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

۱۷ جنوری کے اپنے خط میں کچھ باتوں کا ذکر کرنا بھول گیا تھا اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے (چند مزید کلمات)

چونکہ پالس صاحب اپنا جواب شائع کرنے کے معاملے میں بہت متامل معلوم ہوتے ہیں اور دوسری باتوں کے علاوہ مجھے یہ (جواب) بھی معلوم نہیں اور چونکہ انہوں نے مجھ سے کہہ دیا ہے کہ وہ اس ساری بحث کو منقطع کردینا چاہتے ہیں لہذا میں نے بھی مزید اصرار نہیں کیا اور ابنِ عربی کے مطابق شریعہ اور حقیقہ کی تعریف شائع کردینے پر اکتفا کیا۔ میں نے انہیں یہ بھی لکھ دیا کہ اس معاملے کو بعد میں دیکھا جائے گا۔

دوسری جانب اس شریکِ کار نے کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک اور مقالہ ارسال کیا تھا جس میں ذاتی تحقیقات کی بنیاد پر، جن کا نتیجہ منفی تھا، اور جس میں فرڈیناںڈ اوسیندوسکی کی کتاب (Plon, 1924) "Betes, hommes et dious"[۱۴] کے بیان کردہ نتائجِ تحقیق پر تنقید کی گئی تھی اور یہ (کہا گیا تھا) کہ اپنی کتاب Roi du Monde میں رینے گینوں نے ''اگرتی'' (یا ''اگرتھا'') کا وجود اور نظامِ مراتب کم وبیش تسلیم کر لیا تھا۔ ان پر یہ واضح کردینے کے باوجود کہ میرے لیے گینوں اور اوسیندوسکی کی سنجیدگی اور ان دونوں پر کی جانے والی منفی تنقید اور پیش کردہ ''ثبوتوں'' کا بے مصرف ہونا ثابت کرنا آسان ہوگا میں نے یہ بھی کہا کہ میں بطورِ مہربانی انہیں گینوں اور اوسیندوسکی کی تائید میں کچھ ایسے مزید مثبت ثبوت بھی فراہم کرسکتا ہوں جو انہیں اپنا مقالہ کہیں اور شائع کرانے سے بھی باز رکھ سکتا ہے۔ اس موضوع پر خود مجھے قلم اٹھانا پڑے گا اس لیے آپ سے کچھ جغرافیائی اور نسل نگاری استفسارات کرنا چاہوں گا۔

اپنی کتاب Roi du Monde (بابِ ہشتم) میں گینوں نے اس بات کی تصدیق کی تھی کہ ''اگرتھا'' کا مفہوم ''ناقابلِ گرفت'' اور ''ناقابلِ رسائی'' (علاوہ ازیں: ''معصوم'') ہے، مگر اس کا اشتقاق انہوں نے واضح نہیں کیا۔ مارکو پالس سنسکرت کے حوالے سے کسی ایسی بنیاد کے انکاری ہیں جن ہندو علما سے انہوں نے استفسار کیا وہ سب ''اگرتھا'' کے نام سے ناواقف تھے اور اس کے ظاہری عناصرِ ترکیبی کی مدد سے اس کا کوئی مفہوم متعین نہ کرسکے۔

ذاتی طور پر میرا خیال یہ ہے کہ یہ نام بالکل ''اسگارڈ'' یا ''آس کا احاطہ'' یعنی سکینڈے نیویائی خداؤں کا شہر، جیسا ہے۔ ناقابلِ رسائی یا معصوم ہونے کا مفہوم ''اگرتھا'' کے ابتدائی ''ا'' (بطور نافیہ) سے نہیں آتا بلکہ ''گارتھ'' (انگریزی: گارڈن، جرمن: گارٹن، لاطینی: ہورٹس، روسی: گراڈ یا ویل) سے ملنے والا ''احاطہ'' یا ''شہر'' کا مفہوم ہے۔

سب سے پہلا مغربی مصنف لوئی ژاکولیو جس کا ذکر گینوں نے اپنی کتاب Roi du Monde کی ابتداء میں کیا تھا مگر البتہ اسے ''کم سنجیدہ'' قرار دیا تھا اور جس نے تقریباً ۲۰ سال پر محیط ایک لمبا عرصہ فرانس کی ہندی نوآبادیوں میں بطور جج کے گزارا تھا، اس نے یہ نام ''اسگرتا'' لکھا تھا اور ''اسگارڈ'' وغیرہ سے اس کا تعلق جوڑے بغیر۔ ایک اور مصدر اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ اس نام میں باقاعدگی سے ''ا'' اور ''گ'' کے درمیان ایک ''س'' ہوا کرتا تھا مگر اس کے متعلق بات کرنے سے قبل میں ساں ایو دالویدر

(Sain Yves d'Alveydre) کی فراہم کردہ ایک جغرافیائی تحدید درمیان میں لانا چاہوں گا بعد از وفات شائع ہونے والی اپنی کتاب La Mission de l'Inde میں جس کا حوالہ خود گینوں نے بھی دیا تھا۔ مصنفِ مذکور نے نشاندہی کی ہے کہ ایک ایشیائی علاقہ جس کا وقوع انہوں نے اپنی مرضی سے افغانستان اور ہند کے مابین قرار دیا ہے ''اگرتھا'' کی زیرِ زمین مملکت سے بلاواسطہ تعلق رکھتا ہے (جبکہ ''زیرِ زمین'' کا لفظ اپنے ظاہری معنوں میں نہیں لیا جاسکتا اگرچہ بعض لوگ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اس تک پہنچنے کے لیے فقط زمین میں کھدائی کرنا پڑے گی!)

اس جغرافیائی تحدید کے حوالے سے میری نظر کچھ نہایت ہی دلچسپ تاریخی حوالوں پر پڑی ہے۔ پرسیپولس کے مشہور کتبے میں جو مشرقی ممالک (یعنی فارس اور بحیرہ روم سے مشرق کی جانب) کی تحدید کرتا ہے سب سے پہلے ملک کا نام ''اساگارتا'' یا ''ساگارتی'' ہے۔ دوسری جانب ہیرڈوٹس کی فراہم کردہ معلومات (جلد اول صفحہ ۱۲۵) کے مطابق ہم جانتے ہیں کہ کچھ فارسی خانہ بدوش ''ساگرتی'' کہلاتے تھے اور یزد اور کرمان کی حدود میں پائے جاتے تھے ابتدا سے لے کر سائرس اعظم تک وہ لوگ مجتمع رہے جب اس نے اہلِ فارس کو میدیائی باشندوں کے خلاف ابھارا۔ یہ نکتہ ہمارے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس کے ایک ''روایتی'' کردار کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ سائرسِ اعظم کو بائیبل میں ''مسیح'' کا لقب دیا گیا ہے (کیوں کہ بابل میں زمانہ قید کے بعد یہودی قوم ارضِ مقدس اسی کی اجازت سے واپس گئی)

اب قطعی طور پر کی جاسکنے والی چند باتیں:

ملک ''اساگارتا'' یقیناً وہ ''اگرتھا'' نہیں جس کی بات ہم کررہے ہیں البتہ نام وہی ہے ممکن ہے ساگرتی باشندے وہ لوگ ہوں جو ''زیرِ زمین مملکت'' کے ظاہری پردے کی حیثیت رکھتے ہوں اور جنہوں نے یہ بظاہر یہ نام اختیار کرلیا ہو۔ یہ جگہ آجکل کے ایران اور مغربی پاکستان میں ہی ہوسکتی ہے جہاں کمند بردار گھڑسوار رہتے ہوں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان اقوام کی آل اولاد ابھی تک پائی جاتی ہے یا نہیں؟ کیا کسی کو ان لوگوں کے دیومالائی قصے معلوم ہیں جن میں ان کی ابتدا کا ذکر ہو؟ کیا ان کی کہانیوں میں کسی زیرِ زمین مملکت کا ذکر ملتا ہے؟

ساگرتیوں اور اگارتھا کے سوال سے قطع نظر کیا آپ کے ملک میں کچھ ایسی دیومالائی داستانیں ہیں جن میں کسی خفیہ سلطنت کے وجود کا ذکر ملتا ہو؟ (یہ معلومات فراہم کرکے) آپ ایک بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں جس پر میں آپ کا پہلے ہی شکریہ ادا کردیتا ہوں۔

میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ میرے سامنے اس قدر متنوع کام بکھرے پڑے ہیں کہ جس اسلامی مجلّے کا ذکر میں نے گرما میں آپ سے میں کیا تھا ابھی تک اس کی اشاعت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ معاملہ بعد میں دیکھا جائے گا۔

(راہِ) خدا میں میرے بھائی براہِ کرم میری نیک خواہشات قبول فرمایئے

اپنے رب کے محتاج مصطفیٰ عبدالعزیز کی جانب سے

سلامِ تام کے ساتھ

۱۴۔ یہ کتاب پہلے پہل انگریزی زبان میں شائع ہوئی تھی: Beasts, men and gods (حقوق اشاعت بحق: لوئیس سٹانٹن پالن)

Vanves 6 February 1967

(راہِ) خدا میں میرے پیارے بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے آپ کا خط مورخہ ۲۸ جنوری موصول ہوا اور مجھے آپ کے ساتھ اپنے ان تعلقات پر فخر محسوس ہوتا ہے یہ میرے لیے یقیناً نہایت ہی قیمتی ہیں اور جو کئی حوالوں سے نہایت بارآور ثابت ہوئے ہیں۔

سب سے پہلے تو میں آپ کو اپنی صحت کے متعلق کچھ بتا دوں کیونکہ ڈاکٹر حمیداللہ سے (میری بیماری کی) خبر سن کر آپ کو تشویش لاحق ہوئی ہے گذشتہ جولائی میں پریس کے ملازمین کے لیے لازمی سالانہ طبی مشورے کے دوران مجھے میرے نہ چاہنے کے باوجود ماہرین خصوصی کے معاینے اور حرکتِ قلب کے آہنگ کے مکمل جائزے کے لیے نزدیکی ہسپتال لے جایا گیا۔ انہوں نے میرے لیے بہت سخت دواؤں کے ساتھ بغیر نمک ابتدائی خوراک تجویز کی جس پر مجھے اوائل ستمبر تک عمل پیرا ہونا تھا اس نسخے کے مطابق ستمبر میں مجھے مکمل صحت یابی کے لیے (بجلی کے) بیرونی جھٹکے بھی لگوانے تھے تب سے میں بے نمک غذا بہت کم پابندی کے ساتھ استعمال کرتا رہا اور چھ ستمبر کو مجھے چار ایام کے لیے بوسیکو ہسپتال میں داخل رہنا پڑا۔ یہاں تک کہ ۹ ستمبر کو انہوں نے مشہور ''بیرونی جھٹکوں'' کا ارادہ کیا جن کی مکمل نوعیت کا اندازہ مجھے بہت دیر سے ہوا (بے ہوشی کے دوران باقاعدہ وقفوں سے دل کی مصنوعی بندش) تمام دوسرے اہم کاموں کی طرح یہ معاملہ بھی میں نے استخارہ (روزانہ استخارہ کے علاوہ) کے بعد خدا کے سپرد کر دیا خدا کا کرنا یہ ہوا کہ مجھے بیہوش کیے جانے سے پہلے جب ایک آخری معاینہ کیا گیا تو ڈاکٹروں کو معلوم ہوا کہ میرا دل پہلے ہی بالکل درست کام کر رہا ہے۔ لہذا مجھے واپس گھر بھیج دیا گیا انہوں نے البتہ وہی تکلیف دہ بے نمک غذا ساری عمر کے لیے تجویز کر دی چونکہ میں تمام کام استخارہ کے ذریعے خدائی رہنمائی میں کرتا ہوں تو تین دن بعد کچھ استثنائی صورتحال کے باعث جس کی تفصیل میں آپ سے یہاں بیان نہیں کر سکتا، میرے لیے عملی طور پر یہ (دوا) لینا ناممکن ہوگیا جسے روزانہ تین مرتبہ لینے کی مجھے شدید تاکید کی گئی تھی پھر میں بالکل ٹھیک ہوگیا البتہ یہ مشکل چار پانچ ایام تک جاری رہی مزید برآں تجویز کردہ پرہیزی غذا کی میں نے کوئی زیادہ پابندی نہیں کی اس وقت سے اب تک ایسا ہی ہے اور میں نے تجویز کردہ دوا لینا بھی بند کر دی ہے نمک سے بھی مجھے پرہیز نہیں البتہ اس کی زیادتی نہیں ہونے دیتا اب میں کافی بہتر ہوں خدا کا شکر ہے کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں لیکن چونکہ میں ساٹھ سال کا ہو چکا ہوں لہذا اب مجھے خود کو بہت زیادہ تھکانا نہیں چاہیے آپ نے جن نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے اور میرے لیے آپ جو دعائیں کرتے رہے میں آپ کا شکرگزار ہوں آپ کو ان باتوں سے مطلع کرنے کا مقصد آپ کو یہ اطمینان دلانا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول کرتے ہیں اللہ سے میری بھی آپ اور آپ کے متعلقین کی سلامتی، زندگی میں فلاح اور دین پر عمل میں آسانی کے لیے دعا ہے۔

اب میں علمی سوالات کی جانب آتا ہوں

جی ہاں اندروجین کی مثلث والا مقالہ کچھ مزید تاخیر کا شکار ہوگیا ہے مگر اب وہ انشا اللہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا Psychology Quarterly کے مقالے کے متعلق اپنا وعدہ پورا کرنے کا شکریہ۔ آپ یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ یہ آپ نے میرے فرمائش پر کیا ہے آپ اس کے ہمراہ ایک اغلاط نامہ بھی شائع کر سکتے ہیں جس میں گرما کے شمارے کی تالیف کی تفاصیل بیان کر دیں۔

ڈاکٹر اجمل کو میری جانب سے بہت ہی نیک تمناؤں اور دنیا میں علمی ترقی اور دینی کامیابی کی دعاؤں کے ساتھ شکریہ ادا کر دیجیے:
اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمھیں ثابت قدم رکھے گا (قرآن: ۸:۴۷)

(مارٹن) لنگز کی کتاب کے حوالے سے میں آپ کی رائے سے بالکل متفق ہوں میری تجویز ہے کہ اگر آپ کو ایسا کرنا زیادہ مناسب معلوم ہو تو اس کتاب پر تبصرہ لکھنے کے بجائے روایتی نکتہ نظر سے شیکسپیئر پر اپنے افکار پر مشتمل ایک مضمون تیار کر دیں اس طرح آپ

کو وہ سب کہنے کا موقع مل جائے گا جو لنگز نہیں کہہ پائے اور جس کا جاننا مفید ہوگا اس کتاب میں جن باتوں کے متعلق آپ کی رائے مثبت ہو ان کا ذکر بھی آپ اپنے مقالے میں کر سکتے ہیں مزید برآں موقع کی مناسبت سے آپ شائستگی کے ساتھ اس کتاب کے کچھ مقامات کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں۔

مناسب ہوگا کہ شروع میں آپ تھیٹر کے سیاق میں روایتی آرٹ کی ایک تعریف بیان کریں اسی طرح آپ یونانی تھیٹر، مغرب کے ازمنہء وسطی اور ہندوؤں کے اسرار کا ذکر بھی کر سکتے ہیں یونانی لفظ theatron ایک اور لفظ theastai سے ہے جس کے معنی مراقبہ کے ہیں اور جو اسی مادہ سے مشتق ہے جس سے theos یعنی خدا۔ اپنی اصل میں تھیٹر کا مفہوم خدائی مظاہر کا مستوی ہے جس کا مراقبہ انسانی صورتوں کے تحت کیا جاسکتا ہے رینے گینوں نے اپنی کتاب Apercus sur l'initition کے اٹھائیسویں باب (تھیٹر کی علامت) میں اسی پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

چاؤسر کے معاملے میں بھی آپ کو یہی کرنا ہوگا مگر جب آپ کو فراغت ہو کیونکہ اس میں کوئی جلدی نہیں اس بارے میں آپ سے انشا اللہ دوبارہ بات کروں گا۔

''اگرتھا'' کا مسئلہ جس نے بطور خاص مجھے اسوقت الجھا رکھا ہے میں سوچتا ہوں کہ آپ سے اپنے گذشتہ جوابی خط میں اس کا ذکر کرنا بہت اچھا خیال تھا دیگر دلچسپ باتوں کے علاوہ جن نکات سے میرے گذشتہ خیالات کی تصدیق ہوتی ہے وہ یہ ہیں: ''خفیہ مملکت'' کے وجود کے متعلق مقامی لوک کہانیاں، ان پر اسرار غاروں کے دھانوں کی نشاندہی جن سے غیر معمولی مخلوق برآمد ہوتی ہے (خود اوسیندوسکی نے بتایا ہے کہ کچھ منگولوں نے اسے اگرتھا کی جانب لے جانے والے زیر زمین راستوں کی نشاندہی کی تھی جن سے بعض اوقات عجیب وغریب جانور نکلتے تھے۔ کیا آپ کی نظر سے اس کی کتاب "Betes,hommes et dioux" گزری ہے؟

اپنی جانب سے میں آپ کو آگاہ کر چکا ہوں کہ میرے پاس پہلے ہی ایسی لسانیاتی معلومات موجود ہیں جن سے ''اسگارڈ'' کے ساتھ ''گارتھا'' کی مشابہت کی تائید ہوتی ہے۔ کرسچن بارتھولمائے کی لغت (Zum altiranischen Worterbuch, Strassburg, K. Trubner, 1906) صفحہ ۱۲۱ پر بتایا گیا ہے کہ سنسکرت (رگ وید کے بھجن اور براہمانا میں) لفظ ''گارتا'' پایا جاتا ہے (Cavern) جو کہ ''غار'' کا معنی رکھتا ہے اور انہی معنوں کا اوستائی (col. 522) لفظ ''گراڈا'' (مثلاً وہ غار جن میں کسی لطیف مخلوق کا ٹھکانہ ہو۔ جرمن زبان میں (daevischer wissen) اسی طرح قدیم فارسی لفظ ''اسگارتا'' (ساگرتی) (col.207,) یہ بھی ضرور اسی سے تعلق رکھتا ہے: میں دیکھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یوں کی گئی ہے کہ ''پتھریلے غاروں کے مکین'') البتہ جزو ''اسا'' اشتقاقی اور صرفی حوالے سے میں سمجھ نہیں پایا۔ کیا آپ اس بارے میں کچھ رہنمائی فرما سکتے ہیں؟ مجھے ایک اور شکل اسان + گارتھا: ''پتھریلے غاروں کے مکین'' بھی نظر آئی ہے۔

تاہم لوئی ژاکولیو کے مطابق اساگارتا کا اطلاق برہمنی دارالسلطنت ''شہرِ آفتاب'' پر کیا جاتا ہے جو خارجی طور پر تقریبا ۵۰۰۰ سال سے معروف ہے اور اسکی وضاحت کسی ایسے اشتقاق سے نہیں ہوسکتی جیسا کہ بارتھولمائے کی ایرانی لغت میں دیا گیا ہے۔ یہ لفظ ضرور ''اسگارڈ'' سے مماثلت رکھتا ہے بہرحال دونوں صورتوں میں یہ ''احاطہ'' کا مفہوم ہی دیتا ہے ''غار'' کا معنی فقط اس میں موجود ''زیرِ زمین غیبت'' کے عنصر کے باعث شامل ہوسکا ہے۔

''اگرتھا'' (اور خصوصاً ''اسا'' یا ''اسان'') کے متعلق آپ جو کچھ بھی مجھے لکھ سکیں مجھے نہایت دلچسپی کے ساتھ اس کا انتظار ہے۔

اپنے رب کے محتاج آپ کے بھائی مصطفی عبدالعزیز کی جانب سے سلامِ تام کے ساتھ

پس نوشت: آپ نے مجھے جو خوبصورت تصاویر بھیجی تھی ان کے لیے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Vanves, 9 March 1967

(راہِ) خدا میں میرے پیارے بھائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ۱۰ فروری کا خط مجھے کچھ ہفتے پہلے موصول ہوا تھا جس میں آپ نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر بریلوی [15] مجھے اس مقالے کے متعلق خط لکھیں گے جس کی آپ نے مجھ سے درخواست کی تھی۔ میں لاحاصل طور پر اس خط کا منتظر رہا جس کے متعلق مجھے امید تھی کہ وہ ہمارے مجوزہ مشترکہ مجموعہ مضامین کے موضوع کو بہتر بنانے میں کچھ مدد دیگا۔ اس وقت ہم مقررہ میعاد (۲۰ مارچ) کے خاتمے کے قریب پہنچ چکے ہیں اور میرے سامنے جو کام اکٹھے ہو چکے ہیں ان کے باعث مجھے امید اور خواہش نہیں کہ میں آپ کے لیے مطلوبہ صفحات تیار کرسکوں: اس دوران میرے ذہن میں کچھ مفید خیالات ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔

میں ''اغلاط نامے'' کے کام کے حوالے سے ڈاکٹر اجمل کی مروت کی بہت قدر رکھتا ہوں۔ میرے ایک دوست نے جو انگریزی کے استاد بھی ہیں بالآخر مجھے (متن میں موجود) مفہوم کی غلطیوں کی ایک فہرست تیار کرکے بھجوانے کا وعدہ کیا ہے ان کے بیان کردہ نکات میں آپ کو اگر فوراً نہ بھجوا سکا تو آئندہ دنوں میں ضرور بھجوا دوں گا۔

اس دوران مجھے آپ کا ۲۰۔۲۲۔۲۴ کا طویل خط بھی مل گیا جس میں آپ نے ان سوالات کے متعلق بات کی تھی جو ہمارے درمیان گفتگو کا موضوع بنے رہے خاص طور پر ''اگرتھا'' کا معاملہ۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نہایت متاثر کن حد تک خود کو میری تحقیقات (میں مدد) کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں اس مرتبہ میں اس موضوع پر زیادہ تفصیل سے بات نہیں کروں گا ہمیں انتظار کرنا ہوگا کہ آپ اس حوالے سے مزید کیا تلاش کر پائیں گے مگر "Ases" کے متعلق سوال میرے لیے کسی طور پر پرانے ویدی متون "Assuras" کے ایجابی تصور سے جوڑا جانا چاہیے (نافیہ "a" اور "sura" کا سلبی مفہوم فطری طور پر اس اویستائی روایت سے انشقاق اور مخالفت کا نتیجہ ہے جس کی نظر میں ''دیوا'' اور ''عفریت'' لازم وملزوم ہیں)۔ "Ases" کے سوال کا جواب مغرب کے حوالے سے تلاش کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ مادہ "as" کا تعلق فعل "esse" کے ساتھ ہے چنانچہ "Ases" کا مطلب ''اصلی موجودات'' ہے یہ مادہ ہندویورپی ہے اور سنسکرت میں بھی اسی فعل کے مفہوم کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ دیکھنا یہ چاہیے کہ کیا کسی نے "as" (As and Asan) کا کوئی تعلق "asura" کے ساتھ جوڑا یا نہیں؟ اس لفظ کا تعلق زرتشتیوں کے "Ahura" سے ہونے کے متعلق میں [16] اس بات کی نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ میرے خیال سے ہم اس مشکل سے بچ سکتے ہیں جو موخر الذکر لفظ کا ہجا "ra" پیش کرتا ہے وہ اس طرح کہ اویستائی زبان میں "ahura" کے علاوہ ایک اصطلاح "ahu" بھی ہے جس کے معنی بھی ''رب'' کے ہی ہیں۔ اس "h" کے علاوہ بھی ہم "Agarttha" کی شکل کو سمجھ سکتے ہیں جس میں "s" کا کوئی کردار باقی نہیں۔ اس سیاق میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کو یہ لفظ سنسکرت میں لکھ دوں [17] میں یہ ساں ایو دالویدر (La Mission de l'Inde: 26-27) کے حوالے سے لکھ رہا ہوں جنھوں نے پارادیسا (سلسلہ رام کا ایک شہری حرم) کی بات کرتے ہوئے کہا ہے: ''اس معبد کا حقیقی پراسرار نام جو اسے ''ارشو کی تفرقہ بازی'' کے نتیجے میں دیا گیا۔۔اس کا معنی جو ہتکِ حرمت سے بلند و ماورا ہو یا تفرقہ بندیوں سے

پاک۔۔۔'' سنسکرت اصطلاح کی یہ نقل شاید اپنی لغوی اصل کے متعلق آپ کو یا کسی ماہر سنسکرت کو کوئی مفید اشارہ دے سکے۔

میری جانب سے اپنی اور اپنے احباب اور ساتھیوں کی روحانی کامیابی کی خواہشات میری دلی شکریے کے ساتھ قبول فرمایئے۔

سلامِ تام کے ساتھ اپنے رب کے محتاج بندے مصطفیٰ عبدالعزیز کی جانب سے

پس نوشت:

ایک اور نکتے (جس کا تعلق "ahu" سے ہے) کا ذکر میں کسی آئندہ خط کے لیے چھوڑ رہا ہوں کیوں کہ اس کا کوئی براہِ راست تعلق اس وقت زیرِ بحث موضوع سے نہیں لیکن بہر حال ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

۱۵۔ مراد ڈاکٹر عبارت بریلوی ہیں جو اس زمانے میں اورینٹل کالج میگزین، دور میں والسان کے مضامین ترجمہ عسکری شائع کر رہے تھے اس زمانے میں عسکری ڈاکٹر عبارت بریلوی کے ساتھ مل کر نئے تصور لسان کے حوالے سے اردو اور دیگر اسلامی زبانوں کی نوعیت پر ایک جامع کام کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے والسان سے بھی مضمون لکھنے کو کہا تھا مگر رسمی طور پر اس کی درخواست عبارت بریلوی کی طرف سے جانی چاہیے تھی۔ یہ تمام تفصیلات عسکری کے خطوط بنام ڈاکٹر عبارت بریلوی میں موجود ہیں۔ [دیکھئے: خطوط محمد حسن عسکری مرتبہ عبارت بریلوی، ادارہ ادب وتنقید، لاہور، ۱۹۹۳، ص ۶۴-۵۳، ادارہ معیار]

۱۶۔ یہاں دیا گیا اقتباس ناقابلِ فہم لگتا ہے کیونکہ اس میں قدیم ہندومت کی دیومالا سے کچھ نام بغیر وضاحت کے دیئے گئے ہیں: Cet hierogram seul donnerait la clef de la reponse de la synarchie trinitair de l'Agneau et du Belier au triomphe du government general de la force brutal." (مترجم)

۱۷۔ یہاں والساں نے سنسکرت کی ایک اصطلاح اپنے ہاتھ سے لکھی ہے جو یہاں کمپوزنگ کے مسائل کی وجہ سے نہیں لکھی جاسکی۔ اسے اصل خط کے عکس میں ملاحظہ کریں

Vanves, 1st May, 1969

(راہِ) خدا میں میرے پیارے بھائی

السلام علیکم ورحمہ اللہ و برکاتہ

آپ سے فقط اپنا رابطہ بحال کرنے کی نیت سے میں چندکلمات آپکی خدمت میں ارسال کرنا چاہتا ہوں۔میری طبعیت ناساز تھی لہذا مارچ اور اپریل میں تین ہفتوں سے زیادہ مجھے بستر تک محدود رہنا پڑا جس سے میں نہایت کمزور ہوکر اٹھا ہوں اور میرے سب کام آئندہ پر موقوف کردیے گئے یہی وہ وجہ تھی جس کے باعث آپکی خط و کتابت کے''ایتیو دترادیسیونیل''[18] میں استعمال پر میں نے آپ سے بات کرنا موخر کردیا۔

مذکورہ''خط و کتابت'' پر دوبارہ کام شروع کرنے سے قبل ایک نکتے کی نشاندہی کرنا چاہتا تھا جس نے مجھے متجسس کررکھا تھا اور جو کچھ مجھے آپ کی جانب سے بیان کرنا ہے یہ نکتہ بالآخر کسی زیادہ مناسب طریقے سے اس میں اپنی جگہ پا لے گا۔

ہندومت پر گینوں کے بعد وفات شائع ہونے والے مجموعے پر آپ یوں حیران ہیں گویا اس مصنف نے پیش ازیں اس نوعیت کی کوئی کتاب تصنیف نہ کی ہو!یہ بات گینوں کے ان قارئین کے لیے یہ کچھ تعجب انگیز ہوگی جنہیں یہ معلوم ہے کہ ہندوستان کے متعلق یہ روایت پسندانہ تفسیریں ان کی دیگر قدیم اور معروف دو تحریروں Introduction generale a letude des doctrines hindoues اور L'Homme et son devenir selon le Vedanta میں بھی پائی جاتی ہیں۔کیا آپ اس بات کی کچھ وضاحت کرسکتے ہیں؟

موسیو گریساں [19] نے، جن تک میں نے آپ کی فرمائش پہنچائی تھی، مجھے کچھ اس طرح جواب دیا:''یہ مقالات بہر حال مکمل طور پروفیسر عسکری کے لیے حاضر ہیں وہ اس بات کا فیصلہ کسی بھی دوسرے شخص سے بہتر کرسکتے ہیں کہ ان کے استعمال کا موقع، صورت میں اور سیاق کیا ہوسکتا ہے۔جس کام کا بیڑا انہوں نے اٹھایا ہے اگر یہ (مقالات) اس میں کوئی معمولی کردار بھی ادا کرسکیں تو میں بہت مسرت محسوس کروں گا البتہ خود مجھے ایسا گمان کبھی نہیں رہا۔فی الحال میں فقط یہ جاننا چاہوں گا۔۔۔طباعت کا عنوان، مقام، نمبر اور تاریخ۔۔۔''

دوسری جانب مجھے ان ادبی سرگرمیوں سے بہت دلچسپی ہے جو آپ مختلف ہندوستانی مجلّات میں مقالات کی صورت میں سامنے لاتے رہتے ہیں اگر آپ ہمیں ان میں ہر شائع شدہ مقالے کاایک نمونہ ارسال کردیا کریں تو ہم ایتیو دترادیسیونیل میں اس کا خلاصہ شامل کرسکتے ہیں۔

آپکے لیے بہترین دلی جذبات رکھنے کی یقین دہانی کراتے ہوئے آپ کی خدمت میں اپنی روایتی برادرانہ نیک خواہشات پیش کرتا ہوں

سلامِ تام کے ساتھ

مصطفیٰ عبدالعزیز

۱۸۔ Etudes Traditionelles وہ مجلّہ جو پیرس سے والساں کی ادارت میں شائع ہوا کرتا تھا

۱۹۔ M.Grison

۲۲ دسمبر ۱۹۶۹

راہِ خدا میں میرے پیارے بھائی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

''مشرق اور رینے گینوں کی تصانیف'' کے موضوع پر میرے اور آپ کے درمیان ہونی والی خط وکتابت کے جس سلسلے کی اشاعت کا اعلان کیا گیا تھا آجکل ہم اس کی کتابت میں مصروف ہیں۔اس کام کی تکمیل کے لیے کچھ مزید دن درکار ہوں گے اور میں (مسودہ) فورا آپ کو ارسال کردوں گا تا کہ آپ بھی اس کی نوک پلک درست کرسکیں خصوصاً ان مقامات کی جو آپ کے پرانے ہندی شیوخ کے متعلق ہیں فی الوقت میں یہی کرسکتا ہوں کہ مذکورہ پیرگرافوں کی کتابت انکی موجودہ شکل میں ہی کرادوں۔

میں نے آپ کو ایک مجموعہ ارسال کیا تھا اور امید ہے کہ آپ کو بہت پہلے مل چکا ہوگا۔ یہ اسلام اورتصوف کے موضوع پر رینے گینوں کے وہ مقالات تھے جو نہ تو ان کی اپنی شائع کردہ کتابوں میں شامل کیے گئے اور نہ ہی بعد از وفات شائع ہونے والے کسی مجموعے میں۔

امید کرتا ہوں کہ آپ کی صحت خوب ہے۔خود میں رمضان سے لے کر ابھی تک صاحبِ فراش ہی ہوں(نزلے اور کھانسی وغیرہ میں مبتلا)اور ابھی تک مکمل طور پر اس کیفیت سے باہر نہیں آسکا۔

اپنی نیک خواہشات اور سلامِ تام کے ساتھ

مصطفیٰ